REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
خطبہ نمبر ۵ ؍

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۹ تبوک ۱۳۴۰ھش | ۹ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۸ ستمبر بوقت ۱۱ بجے دن

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۸ ستمبر بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح بذریعہ فون۔
حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کمزوری پہلے جیسی ہی ہے۔ البتہ عام طبیعت کل کچھ بہتر رہی۔ گلوکوز کے انجکشن لگ رہے ہیں۔

احباب جماعت توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اچھی ہے۔ گردے میں درد کی جو تکلیف چل رہی تھی اس میں بھی بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت کامل صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

برطانیہ کو پاکستان کے مفادات کا نگران تسلیم کرنے سے افغانستان کا انکار

"افغانستان کو پاکستان سے مال گزارنے کی سہولتیں بدستور حاصل رہیں گی"

(وزیر خارجہ منظور قادر کا بیان)

راولپنڈی ۸ ستمبر۔ افغان حکومت نے برطانیہ کو افغانستان میں پاکستان کے مفادات کی نگہداشت کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ انکشاف وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ آپ نے کہا کہ کراچی میں برطانوی ہائی کمشنر نے حکومت پاکستان کو افغان حکومت کے اس انکار سے مطلع کیا ہے۔

یاد رہے کہ برطانیہ کو پاکستان اور افغانستان میں سفارتی تعلقات منقطع ہو جانے کے بعد پاکستان نے برطانیہ سے کہا تھا کہ وہ افغانستان میں اس کے مفادات کی نگہداشت کرے۔ اور برطانیہ اس پر رضامند ہو گیا تھا۔ مسٹر منظور قادر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ برطانیہ کو پاکستان کے مفادات کی نگہداشت کرنے کی اجازت دینے سے افغان حکومت کے انکار سے پیدا شدہ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اب حکومت پاکستان مناسب اقدامات پر غور کرے گی آپ نے ایک نامہ نگار کو بتایا کہ ممکن ہے پاکستان کسی اور ملک کو یہ ذمہ داری قبول کرنے کے لئے کہے۔ وزیر خارجہ نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ مجھے اس بارہ میں کوئی علم نہیں ہے کہ حکومت افغانستان نے کسی ملک کو پاکستان میں اپنے مفادات کی نگہداشت کرنے کے لئے کہا ہے شاید وہ اس کی ضرورت ہی محسوس نہ کریں۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

باجوڑ کے نواحی علاقہ میں افغان فوجوں کا زبردست اجتماع

"پاکستان ہر جارحانہ کارروائی کو ناکام بنا دے گا" (کمشنر پشاور ڈویژن)

پشاور ۸ ستمبر۔ پشاور ڈویژن کے کمشنر مسٹر شیر افضل نے کہا ہے کہ باجوڑ کے نواحی علاقہ وادی کھنار میں افغان فوجیں بڑی تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ اس لئے ڈیورنڈ لائن کے اس پار پاکستان کے خلاف نئی گڑبڑ کا امکان ہے۔ انہوں نے کل پشاور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے بعد اس قسم کی کارروائیاں یقینی ہو گئی تھیں۔

مسٹر شیر افضل سے پوچھا گیا کہ کیا پاکستان کو افغانستان کی طرف سے کسی نئے حملہ کا خدشہ ہے۔ اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ افغانوں نے جس قسم کا غیر دوستانہ رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کے پیش نظر ان کے عزائم کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہنا چاہیئے۔ ہم ان سے کسی بھی بات کی توقع کر سکتے ہیں۔ بہرحال انہوں نے یقین دلایا کہ پاکستان نے حملہ کے مقابلہ کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تاکہ پاکستانی علاقہ میں مداخلت کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا جائے انہوں نے افغان حکمرانوں کو متنبہ کیا کہ انہوں نے حملہ کیا تو افغان لشکریوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا۔ جس کے وہ مستحق ہیں۔

— بغداد ۸ ستمبر۔ عراق کی طرف سے دعوےٰ کیا گیا کہ پانچ عرب ملک اپنے دستے کویت میں نہیں بھیجیں گے اس سے پہلے عرب لیگ کے ایک ترجمان نے بتایا تھا کہ ۳ ہزار تین سو عرب سپاہی اتوار کو کویت پہنچ رہے ہیں

مالی سے فرانسیسی فوجیں واپس چلی گئیں

پیرس ۸ ستمبر۔ فرانس نے جمہوریہ مالی سے اپنی فوجیں واپس بلا لی ہیں۔ اس طرح اس علاقہ سے فرانس کا ۸۰ سالہ قبضہ اب ختم ہو گیا ہے۔ جمہوریہ مالی نے اس سال کے شروع میں فرانس سے درخواست کی تھی۔ کہ فرانسیسی فوجوں کو واپس بلایا جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی علالت اور دعا کی تحریک

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ پہلے صرف انتڑیوں میں درد کی تکلیف تھی۔ اب پیٹ میں بھی تکلیف ہو گئی ہے۔

اس کے علاوہ گھٹنوں اور رانوں میں سختی (Stiffness) ہے جو دائیں ٹانگ پر نسبتاً زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ زمین پر بیٹھ نہیں سکتے۔ نماز بھی کرسی پر یا بستر پر لیٹے لیٹے ادا کرتے ہیں ہاتھ کی انگلیوں میں بھی تکلیف ہے۔ لکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ نیز اگر کسی دوست یا حکیم کو کوئی علاج نسخہ یا لیپ وغیرہ معلوم ہو تو حضرت میاں صاحب کو ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔

پام ویو ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور

صدر کینیڈی روس سے بات چیت کے لئے تیار ہیں

بون ۸ ستمبر۔ صدر کینیڈی نے مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر کونراڈ ایڈنائر کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ وہ حکومت روس سے گفت و شنید پر تیار ہیں لیکن مسٹر خروشیف کو ہماری آمادگی کو ہماری کمزوری پر محمول نہیں کرنا چاہیئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۱ء

اسلام میں دین اور دنیا کا کیا تعلق ہے

ذیل میں ہم "صدق جدید" سے ایک نوٹ بجنسہٖ نقل کرتے ہیں :۔

"جنگ آزادی وطن کا پہلا سپاہی
مولانا محمد علی
ہند میں سوشلزم کا معلم اول
شاہ ولی اللہ دہلوی۔
دکن میں جنگ آزادی کا پہلا راہ نما۔
شریعت پناہ قاضی آصف الدین ۔
یہ اور اسی قسم کی بیسیوں سرخیاں سال میں دو بار یوم جمہوریت و یوم آزادی کے طلوع کے ساتھ ہی مسلمان اخباروں میں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں اور کس کاوش و اہتمام سے ثابت کیا جانے لگتا ہے۔ کہ آزادی وطن کے اصل مجاہد و راہنما تو مسلمان ہی تھے۔ اور اکابر کی جو فہرست اس سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے۔ اس میں اٹھارویں اور انیسویں صدی کے شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبد العزیز دہلوی، سید احمد شہید بریلوی مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اور ٹیپو سلطان سے لے کر بیسویں صدی کے مولانا عبد الباری فرنگی محلی اور مولانا محمد علی کہنا چاہیئے سب ہی آجاتے ہیں ـــ گویا ان سب کا اصلی اور سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ یہ "انقلابی پروگرام" کے علمبردار تھے کسانوں مزدوروں اور عوام کی تنظیم کے داعی تھے اور ان کی جدوجہد کا منتہا زر و زن گھر نہ سہی "زمین" کے لئے جان لڑا دینا تھا۔ جہاد فی سبیل اللہ کی آواز جیسے اس قوم کے کان میں کبھی پڑی ہی نہیں! جنت کی تمنا جیسے اس ملت نے کبھی جانی ہی نہیں۔ اللہ کی رضا جوئی سے جیسے اس امت کو کبھی کوئی واسطہ ہی نہیں رہا! حیات دائمی کا انعام کیسا اور روحانیت کی بلندیاں کہاں کی۔ روٹی کے نعرے اور بھوک اور پیٹ کے مسئلے ہی سب کچھ ہیں! ولکنہ اخلد الی الارض۔

طالب حق کو فلک نے بت کا طالب کر دیا

(صدق جدید یکم ستمبر ص۲ ۳)

اس نوٹ سے آجکل کے مسلمان کی ذہنیت پر روشنی پڑتی ہے۔ اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے کہ آج اسلامی شریعت پر عمل کرنے کے لئے زور دینے کی بجائے اسلام کو محض ایک سیاسی اقتدار حاصل کرنے کا ہتھکنڈہ بنا دیا گیا ہے۔ اسلام کیا ہے اس کی تشریح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں مختصراً ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں۔ تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایما کر کے فرماتا ہے۔ من اسلم وجہہ للّٰہ و ھو محسنٌ فلہ اجرہٗ عند ربہ ولا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون اس جگہ اسلم وجہہ للّٰہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے، اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے۔ خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹)

اس کے لیدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے، اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے۔ بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں، وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال وجاہ دین کا خادم ہوتا ہے پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو۔ اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زاد راہ کو ساتھ لیتا ہے۔ تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے۔ نہ خود سواری اور راہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے۔ کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حسنات الاٰخرۃ کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی حسنۃ الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آگیا ہے۔ جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہیئے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو۔ جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بے شک حسنۃ الاٰخرۃ کا موجب ہو گی۔

پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بیدست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ ملکر ہماری زمین درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بیدست و پا ہو کر بیٹھ رہے۔ بلکہ اس نے صاف فرمایا ہے ولیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اس لئے مومن کو چاہیئے کہ وہ جدوجہد سے کام کرے لیکن جس قدر مرتبہ مجھ سے ممکن ہے یہی کہوں گا کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنا لو، دین کو مقصود بالذات ٹھہراؤ اور دنیا اس کے لئے بطور خادم اور مرکب کے ہو۔ دولتمندوں سے بسا اوقات ایسے کام ہوتے ہیں۔ کہ غریبوں اور مفلسوں کو وہ موقعہ نہیں ملتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خلیفہ اول نے جو ملک التجار تھے مسلمان ہو کر لا نظیر مدد کی، اور آپ کو یہ مرتبہ ملا کہ صدیق کہلائے اور پہلے رفیق اور خلیفہ اول ہوئے"۔

(الملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۱-۹۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ملفوظات سے واضح ہے کہ دین کوئی دنیا سے الگ ہو کر عبادت کرنے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے کاموں ہی کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے کرنے کا نام حقیقی دین ہے بیشک اسلام نے بھی عبادات مقرر فرمائی ہیں۔ جیسا کہ نماز روزہ۔ حج۔ اور زکوٰۃ۔ مگر غور کیا جائے تو یہ عبادات دراصل انسان کو نیکی اور خدا طلبی کے موقف پر قائم کرنے کے لیے ایک ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی کیا ضرورت ہے۔ ضرورت تو ہم کو ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے ہماری روح اور ہمارے کردار میں بالیدگی۔ اہتزاز اور توازن پیدا ہوتا ہے۔ اور ہم دنیا کے کام ایک خاص نقطہ نگاہ سے بجالاتے ہیں۔ جس سے انسانی معاشرہ میں حسن و جمال پیدا ہو جاتا ہے۔

اس لحاظ سے سیاست کا کام بھی دین ہی بن سکتا ہے۔ اگر ہم اسلامی اصولوں پر تقوے سے کاربند ہو جائیں۔ تو یقیناً ہم دنیا کی سیاسی زندگی میں بھی ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ اسلام نے سیاست کے لئے بھی تقوے پر مبنی نہایت بیش قیمت اصول دئیے ہیں۔ صدق جدید کے نوٹ میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ اگر انہوں نے سیاست کو اختیار کیا تھا۔ تو ہمارے لئے ان کے کردار میں یہ دیکھنا سبق آموز ہو سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی سیاسی تگ و دو میں اسلامی اصولوں کو کہاں تک پیش نظر رکھا۔ ایک مسلمان کے لئے جو اسلامی اصولوں پر بجا فخر کرتا ہے از روئے اسلام یہ دیکھنا ضروری نہیں ہے کہ ایک مسلمان نے سیاست میں کیا ایچ پیچ لڑائے۔ بلکہ یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ اس نے اسلامی اصولوں کا کیا نمونہ پیش کیا۔

مثال کے طور پر ہم سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کا کردار لے سکتے ہیں۔ آپ نے پنجاب میں ایک گروہ مسلمانوں پر بے پناہ مظالم دیکھ کر مسلمانوں کو ان کے دست تظلم سے رہائی دلانے کا بیڑا اٹھایا۔ اگرچہ رضائے الٰہی سے آپ خود اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور آپ اور آپ کے ساتھی بالاکوٹ میں گھر کر مخالفوں کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ تاہم آپ کی مساعی کو ہم بے نتیجہ نہیں کہہ سکتے۔ آپ نے ایک حد تک مخالفوں کو کمزور ضرور کر دیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان پر ایک ایسی حکومت نے فتح حاصل کر لی جس نے مسلمانوں کو پنجاب میں امن دے دیا۔ لیکن یہ کام آپ کا اتنا سبق آموز نہیں جتنا یہ امر کہ آپ نے اسلامی سیاست کے اصولوں کو اپنے کردار سے اجاگر کر دیا۔ اور اپنی شہادت سے یہ واضح کر دیا کہ رضائے الٰہی کے لئے ایک مسلمان کو جان دینا کتنا آسان ہے۔ اور اگر انسان چاہے تو سیاست میں بھی اسلامی

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی خوبیاں

اخلاقِ فاضلہ صرف ان افعال کو قرار دیا جا سکتا ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کئے جائیں

فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۳)

ہمیں ان کے اس رواج میں بعض خوبصورت کام بھی نظر آتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے ایک دفعہ فائدہ اٹھایا تھا آپؐ جب

سفر طائف سے واپس تشریف لائے

تو چونکہ عرب دستور کے مطابق مکہ چھوڑ دینے کے بعد اب آپؐ مکہ کے باشندے نہیں تھے بلکہ اب مکہ والوں کا اختیار تھا کہ وہ آپؐ کو مکہ میں آنے دیں یا نہ آنے دیں اس لئے آپؐ نے مکہ کے ایک رئیس مطعم بن عدی کو کہلا بھیجا کہ میں مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں کیا تم عرب دستور کے مطابق مجھے داخلہ کی اجازت دیتے ہو مطعم بن عدی اسلام کا سخت دشمن تھا لیکن ایسے حالات میں انکار کرنا بھی بہادر عربوں کی شان اور شرافت کے خلاف تھا اس لئے جب یہ پیغام اس کے پاس پہنچا اور پیغام بر نے اسے کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

یہ پیغام تمہاری طرف بھیجا ہے

تو وہ اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا اور کہا جب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کہا ہے تو میرا فرض ہے کہ میں ان کو پناہ دوں یہ کہہ کر اس نے اپنے پانچوں بیٹوں کو بلایا اور کہا آج میری اور میرے خاندان کی عزت کا سوال ہے تم اپنی اپنی تلواریں نکال لو کیونکہ ہم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی پناہ میں لے کر شہر میں داخل کرنا ہے اور یاد رکھو کہ تم خود ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ مگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے چنانچہ وہ خود اور اس کے پانچوں بیٹے تلواریں ننگی کر کے گئے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی حفاظت میں مکہ میں داخل کیا اور آپؐ نے اسی حالت میں کعبہ کا طواف بھی کیا اس کے بعد وہ لوگ آپؐ کو گھر پہنچا کر واپس چلے گئے اور پھر آپؐ کی مخالفت میں سرگرم ہو گئے۔ پس یہ خوبی تو عربوں کے اندر تھی مگر عزت نفس کے لئے تھی خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نہ تھی مگر اسلام دنیا میں اخلاق فاضلہ پیدا کرنا چاہتا ہے اسلام کہتا ہے میں تمہیں اس لئے اچھے کاموں کا حکم دیتا ہوں کہ تم نیک ہو جاؤ۔ اسلام کہتا ہے میں تمہیں اس لئے اچھے کاموں کا حکم دیتا ہوں تا تمہاری روحانیت بلند ہو جائے اور اسلام کہتا ہے میں تمہیں اس لئے اچھے کاموں کا حکم دیتا ہوں کہ تم اخلاق فاضلہ کے حامل ہو جاؤ۔ مگر عربوں میں یہ بات نہ تھی وہ اس لئے مہمان نوازی کرتے تھے کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور تھے وہ اس لئے پناہ دیتے تھے کہ ہم معزز قرار پائیں۔

پھر عربوں کے اندر بعض برائیاں بھی پائی جاتی تھیں

اور میں نے اپنی بعض کتابوں میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ عربوں میں اپنی لڑکیاں مار دینے کا رواج تھا اور قرآن کریم میں بھی اس بات کا ذکر آتا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ سارے عربوں میں یہ رواج تھا اگر سب میں یہ رواج ہوتا تو نسل کیسے چلتی اور بچے کس طرح پیدا ہوتے اور وہ شادیاں کس طرح کرتے اگر سارے ہی اپنی لڑکیوں کو مار دیتے تو کچھ عرصہ کے بعد یقیناً ان کی نسل ختم ہو جاتی پس سارے عربوں میں یہ رواج نہ تھا بلکہ صرف دو تین قبیلوں میں یہ بات پائی جاتی تھی کہ وہ اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے اور

اس کا محرک یہ امر ہوتا تھا

کہ ہم اتنے بڑے آدمی ہیں یا اتنی وجاہت رکھتے ہیں کہ ہم اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے ہم کسی ایسے شخص کو رشتہ دیں جو ہم سے کم وجاہت رکھتا ہو۔ یہ جذبہ تھا جس کے ماتحت وہ بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے اور یہ کام صرف وہی لوگ کرتے تھے جو اپنے آپ کو بہت بڑا امیر کبیر یا خاندانی لحاظ سے رعب اور دبدبے والا یا اثر و رسوخ کے لحاظ سے بڑا آدمی یا سیاست اور تدبیر کے لحاظ سے سیاستدان اور مدبر سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ کسی کا ہماری بیٹیوں کا خاوند بننا ہماری ہتک ہے مگر یہ رواج ان میں شاذ تھا عام نہ تھا اور جب یہ شاذ تھا تو ساری قوم کی طرف یہ فعل کس طرح منسوب ہو سکتا ہے مگر

سوال تو یہ ہے

کہ باقی عرب جو یہ فعل نہیں کرتے تھے وہ انکے اس فعل کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے اگر باقی عرب یہ کہتے کہ یہ فعل برا ہے تو واقعی ساری قوم کی طرف یہ بات منسوب نہیں ہو سکتی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جو عرب اس پر عامل نہ تھے وہ بھی دوسروں کے اس فعل کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور وہ برا نہیں مناتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ یہ بہت اچھا فعل ہے۔ اس لئے چاہے وہ خود نہ کرتے تھے مگر ان کی پسندیدگی کی وجہ سے یہ فعل ساری قوم کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ جیسے کسی قوم کا کوئی ایک شخص چوری کر کے واپس پہنچے اور ساری قوم اس کو شاباش کہے تو گو شاباش کہنے والوں نے خود چوری نہ کی ہو گی مگر شاباش کہنے کی وجہ سے اور چوری کے فعل پر پسندیدگی کا اظہار کرنے کی وجہ سے وہ سب چور کہلائیں گے اسی طرح یہ عیب عربوں میں شاذ تو تھا لیکن اس پر عامل نہ ہونے والوں کی پسندیدگی کی وجہ سے یہ فعل ساری قوم کی طرف منسوب ہو گا۔ پس عربوں میں بعض مناقب بے شک پائے جاتے تھے گو میں نہیں کہہ سکتا کہ اس لفظ کے لغتاً کیا معنے ہیں اور عربی زبان میں اسے کن معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں مناقب کے معنے ہوتے ہیں گہرا چلا جانا اور

مناقب کے معنے

ہیں ایسی رسوم جو کسی قوم کے اندر گھر کر جائیں اور ان کی روزمرہ زندگی کا جزو بن جائیں بہرحال اگر تو مناقب کے معنے افعال حسنہ کے ہیں تو افعال حسنہ عربوں کے اندر ضرور پائے جاتے تھے لیکن قرآن کریم کے نقطہ نگاہ سے جن افعال کو اخلاق فاضلہ کہا گیا ہے وہ ان میں نہ تھے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے دوستوں کے لئے ہمدردی اور غمخواری

"دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں۔ یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کے فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ اسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں اور یہ ہمدردی کچھ ایسی اضطراری حالت پر واقع ہوئی ہے کہ جب ہمارے دوستوں میں سے کسی کا خط کسی قسم کی تکلیف یا بیماری کے حالات پر مشتمل پہنچتا ہے تو طبیعت میں ایک بیکلی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور ایک غم شامل حال ہو جاتا ہے اور جوں جوں احباب کی کثرت ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہ غم بڑھتا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۵)

جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیمؑ یہودی تھے اور عیسائی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیمؑ عیسائی تھے لیکن جب حضرت ابراہیمؑ یہودیوں اور عیسائیوں کے پیدا ہونے سے بھی بہت پہلے تھے تو وہ یہودی یا عیسائی کس طرح ہو سکتے تھے۔ یہ قومیں تو آپ کی وفات کے ایک لمبا عرصہ بعد پیدا ہوئیں۔

یہ تو ایسی ہی بات ہو گی

جیسے آج کوئی شخص کہہ دے کہ میرے پڑدادا نے آج سے ایک ہزار سال پہلے دلی بنائی تھی۔ یقیناً ہر شخص اس کی بیوقوفی پر ہنس دے گا۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ تو یہودیت سے پانچ چھ سو سال پہلے اور نصرانیت سے قریباً بیس سو سال پہلے تھے۔ پھر یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ آپ یہودی تھے یا نصرانی تھے۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن کریم اخلاق فاضلہ کی وہ تعریف کرتا ہے جو تعریف اس سے پہلے کسی مذہب نہیں کی اور جس

اخلاق فاضلہ کی صحیح تعریف

سب سے پہلے اسلام نے ہی پیش کی ہے تو عربوں میں اسلام سے قبل اخلاق فاضلہ پیدا ہی کس طرح ہو سکتے تھے۔ پس جہاں تک قرآن کی تعریف کا سوال ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ عربوں کے اندر کوئی مناقب نہ تھے لیکن اگر مناقب کے معنے افعال حسنہ کے کئے جائیں تو یہ عربوں میں ضرور پائے جاتے تھے اور اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں نے اسلام لانے سے پیشتر سو اونٹ ذبح کر کے غریبوں کو کھلائے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری اسی نیکی کی وجہ سے تمہیں ہدایت نصیب ہوئی ہے۔ پس جو فعل اچھا ہو اسے اچھا ہی کہنا پڑے گا۔

حاتم طائی کو مسلمان نہ تھا

مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی سخاوت کی خوبیوں کا اتنا خیال تھا کہ جب ایک دفعہ قیدی آئے تو ان میں ایک عورت بھی تھی۔ اس عورت کے متعلق جب معلوم ہوا کہ وہ حاتم طائی کی بیٹی ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ جو شخص غیروں کے ساتھ اتنا حسن سلوک کرتا تھا اس کی بیٹی کو قید رکھوں۔ یہ کہہ کر آپؐ نے اسے آزاد کر دیا

حاتم طائی کی بیٹی

بھی آپ کی صداقت اور شرافت کی قائل ہو چکی تھی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) مجھے بھی شرم آتی ہے کہ میرے باقی ساتھی قید رہیں اور میں رہا ہو جاؤں۔ یہ سنکر آپؐ نے باقی قیدیوں کو بھی رہا کرنے کا حکم دیدیا۔ پس حاتم طائی کی نیکی ہی تھی جس کی وجہ سے آپ نے اس کی لڑکی اور اس کی قوم کو رہا کر دیا۔ حکیم ابن حزام کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوستی تھی گو ابتداء میں وہ آپؐ پر ایمان نہ لایا تھا مگر آپؐ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ حکیم ابن حزام جیسا عزیزوں سے ہمدردی کرنے والا میں نے اور کوئی نہیں دیکھا۔ آپؐ کے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جانے کے بعد وہ ایک دفعہ تجارت کے لئے شام کی طرف گیا تو وہاں اس نے

ایک نہایت خوبصورت جبّہ

دیکھا۔ اُسے چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی اور آپؐ کا اس کے دل میں بڑا احترام تھا۔ اس لئے باوجود کافر ہونے کے اور باوجود کفار کا سردار ہونے کے اس نے وہ جُبّہ آپؐ کے لئے خرید لیا اور واپس مکہ پہنچا۔ اور پھر مکہ سے اونٹ پر سوار ہو کر آپؐ کے پاس مدینہ پہنچا اور وہ جُبّہ آپؐ کی خدمت میں پیش کر کے کہا کہ میں نے جب یہ جُبّہ دیکھا اور مجھے خوبصورت معلوم ہوا تو میں نے سمجھا کہ یہ جبّہ میرے دوست محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے سوا اور کسی کو نہیں سجے گا۔ مگر آپؐ نے فرمایا میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کر سکتا وہ کہنے لگا میں نے آپ کو یہ جبّہ پہنچانے کے لئے کتنا لمبا سفر اختیار کیا ہے اور میرے یہاں آنے کی سوائے اس کے اور کوئی غرض نہ تھی کہ میں آپؐ کو یہ جبّہ پہنچاؤں جو مجھے نہایت خوبصورت نظر آیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اچھا اگر تم یہ جُبّہ مجھے دینا ہی چاہتے ہو تو مجھ سے اس کی قیمت لے لو اس نے کہا میں لایا تو آپؐ کو مفت دینے کے لئے تھا۔ لیکن اگر آپ مفت نہیں لینا چاہتے اور قیمت ادا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی۔ چنانچہ آپؐ نے قیمت دے کر وہ جبّہ اس سے لے لیا۔ حکیم بن حزام کی

یہ کتنی دوست پروری تھی

کہ وہ شام سے ایک تحفہ آپؐ کے لئے لایا اور پہلے مکہ پہنچا۔ اور پھر مکہ سے صرف اس غرض کے ماتحت کہ وہ جبّہ آپ تک پہنچائے۔ اس نے تین سو میل کا سفر طے کیا۔ صرف اس وجہ سے کہ یہ جبّہ میرے دوست محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی سجے گا لیکن سوال تو یہ ہے کہ اس فعل کے پیچھے کونسا جذبہ کارفرما تھا۔ اس کے پیچھے یہ جذبہ تھا کہ وہ خدا کے ایک بندے کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ تو یہ بڑے اعلےٰ درجہ کا خلق ہے۔ لیکن اگر اس کے پیچھے یہ جذبہ تھا کہ

میں معزز کہلاؤں

تو یہ فعل حسنہ تھا۔ اخلاق فاضلہ اس کا نام نہیں رکھا جا سکتا۔

(باقی)

گھٹیالیاں ہائر سیکنڈری سکول کیلئے ہوسٹل کا انتظام

یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ گھٹیالیاں ہائی سیکنڈری سکول کے لئے ہوسٹل کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ جو طلباء نویں دسویں اور گیارھویں جماعت میں داخل ہو کر ہوسٹل میں رہنا پسند کرتے ہوں وہ خاکسار کو اطلاع دیں یا مجھے مل لیں۔

(عبدالسلام اختر ایم اے پرنسپل ٹی آئی ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں)

ولادت ۔ برادرم نعمت اللہ صاحب صدیقی لیفٹیننٹ نیوی کراچی ولد جناب ماسٹر نذیر احمد صاحب کے ہاں بفضلہ تعالےٰ چار لڑکیوں کے بعد اب ایک لڑکا اور ایک لڑکی اکٹھے پیدا ہوئے ہیں۔ زچہ اور بچوں کی صحت بفضلِ خدا اچھی ہے احباب جماعت بچوں کی درازیٔ عمر۔ نیک اور صالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(سردار رحمت اللہ عفی عنہٗ دارالرحمت شرقی ربوہ)

مقامی احباب کی توجہ کیلئے ۔ احباب کے علم میں اگر کوئی ایسا بچہ ہو جو اعلےٰ درجہ کا مضمون نویس یا انشاء پرداز ہو۔ یا اعلےٰ درجہ کی مصوری کر سکتا ہو۔ یا اس نے ایسی جرأت کا کام کیا ہو جس سے اُس کے شہر ملک یا قوم کو فائدہ پہنچا ہو۔ یا اور کوئی بہادری کا کارنامہ کیا ہو۔ تو اس بچہ کا مکمل ایڈریس دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں ارسال کیا جائے۔

(محمد امین برائے سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

وفات ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خان عبدالمجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ محترمہ مؤرخہ ۲ ستمبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

دعائے نعم البدل ۔ خاکسار کی ہمشیرہ صادقہ صادق کا چھوٹا لڑکا عزیزم محمد انور شکیل بعمر ۸ ماہ، کچھ دن بیمار رہ کر کراچی میں ۲۹ اگست کو اپنے مولا حقیقی کو پیارا ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نومولود مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور و ملایا کا نواسہ تھا۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کے والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرشید سماٹری۔ دفتر پرائیوٹ سیکرٹری ازنخلہ)

درخواست دعا ۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کچھ عرصہ سے انسپکٹر تحریک جدید کے فرائض ادا کر رہے ہیں اور آجکل داولپنڈی کی جماعت میں متعین ہیں۔ مطلع فرماتے ہیں کہ انہیں ۳۱ اگست کو رات کے وقت ایک ٹانگہ سے ٹکر کے نتیجہ میں چوٹیں لگی ہیں اور قریب ۲۰ بیس روپے۔ عینک اور بعض دوسری چیزیں ضائع ہو گئی ہیں۔ احباب کرام سے مکرم مولوی صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی صحت کو جلد بحال فرمائے اور اپنے فضل سے ان کے نقصان کی تلافی فرمائے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

علمی مقابلے نہایت دلچسپ ہوتے ہیں، ان میں حصّہ لینے والوں کی فہرست ۱۵ اکتوبر تک مرکز میں آجانی ضروری ہے۔ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم تقریر

اس چندہ میں حصہ لینا ہمیشہ ایمان کو تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا

مرسلہ مکرم ناظر صاحب بیت المال ربوہ

دوستوں نے (چندہ جلسہ سالانہ کے) بارہ میں مختلف خیالات ظاہر کئے ہیں۔ مگر اس وقت میں ان میں سے کسی امر کے متعلق بھی اظہار خیالات کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ صیغہ نے خیالات کو سن لیا ہے۔ ان میں سے جو مفید خیالات ہیں۔ صیغہ ان کے مطابق عمل شروع کر دے۔ یا اگر ضرورت سمجھے تو ان میں کسی ایک کو اگلے سال کی مجلس شوریٰ میں پیش کر دے۔ اگر صیغہ اپنی ذمہ داری پر یہ سمجھتا ہے کہ چندہ عام کی شرح کو بڑھا دینے سے چندہ جلسہ سالانہ کی کمی پوری ہو سکتی ہے۔ تو وہ اگلے سال یہ معاملہ مجلس شوریٰ میں پیش کر دے۔ گو میری ذاتی رائے یہی ہے۔ کہ یہ تجویز مفید نہیں ہوگی۔ اور اس طرح جو دھوکا ہوگی۔ اس کے متعلق سلسلہ یہ اندازہ نہیں لگا سکے گا۔ کہ اس میں چندہ عام کس قدر ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کس قدر۔ کیونکہ دونوں کو ایک ہی شرح چندہ میں شامل کر دیا جائے گا۔

پھر میرے نزدیک اس تجویز پر عمل کرنے کا ایک اور نقص یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ :-

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آ ملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا سالانہ جلسہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہر جماعت میں کچھ کمزور لوگ ہوتے ہیں۔ ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض کمزور اور منافق تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بعض لوگ کمزور اور منافق تھے۔ حالانکہ یہ لڑائی کا زمانہ نہ تھا۔ اور اب بھی ہماری جماعت میں بعض کمزور اور منافق ہیں۔ اور آئندہ بھی ایسے کمزور اور منافق لوگ جماعت میں موجود رہیں گے۔ مگر ہم ان کے خیالات پر سلسلہ کا قیاس نہیں کر سکتے۔ جس طرح کسی اعلےٰ درجہ کی چیز پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح ادنےٰ درجہ کی چیز پر بھی سلسلہ کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ عام لوگوں کی حالت کا قیاس ہمیشہ اوسط درجہ کے مومنوں پر کیا جاتا ہے۔ پس ہم اپنی جماعت کے افراد کا نہ انبیاء پر قیاس کر سکتے ہیں اور نہ منافقوں کو دیکھکر ان پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ان کی حالت کا اندازہ تمام مومنوں کی حالت پر قیاس کر کے ہی کیا جا سکتا ہے اور مومن اس قسم کی باتوں سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں پڑھتا ہے۔ کہ

"جو للہ سفر کیا جاتا ہے وہ عنداللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۷)

تو اس کے دل میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں اس مد میں بھی حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کروں۔ پس اگر یہ مد الگ رہے تو ایک مومن کا اخلاص تسلی پا جاتا ہے۔ لیکن اگر یہ مد الگ نہ ہو۔ بلکہ چندہ عام میں ہی اسے شامل کر دیا جائے۔ تو اس کا اخلاص تسلی نہیں پاتا۔ اور عام چندہ دینے کے باوجود اس کے دل میں حسرت رہ جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی جو تحریک فرمائی تھی۔ میں اس میں حصہ نہیں لے سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جماعت کے دوست چندہ جلسہ سالانہ ہمیشہ الگ دیا کرتے تھے اور چونکہ تمام انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں تھا۔ اسلئے لوگ آپ کو روپیہ بھجوا دیتے یا یہاں آتے تو آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے اور اس طرح ان کے دلوں میں سکینت پیدا ہو جاتی کہ انہوں نے نیکی کے اس شعبہ میں بھی حصہ لے لیا ہے پس اگر اس چندہ کو الگ نہ رکھا جائے۔ تو نیکی کی وہ روح جماعت میں پیدا نہیں ہوگی جو اسے الگ رکھنے کی صورت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے روپے اگر نیکی کے ایک مقام پر خرچ کر دئے جائیں۔ تو اس سے نیکی کی وہ روح پیدا نہیں ہوتی۔ جو پانچ روپے پانچ مختلف جگہوں میں خرچ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح انسان کے دل میں نیکی کی روح زیادہ سے زیادہ ترقی کر جاتی ہے اور وہ اس بات کے لئے تیار رہتا ہے کہ جب بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی آواز آئے تو وہ فوراً اس پر لبیک کہتا ہوا قربانی پیش کر دے۔ مثلاً وہی دوست جو اب تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔ اگر دوسری تحریکوں میں اس سے زیادہ چندہ بھی دیں۔ مثلاً وصیت کے حصہ آمد یا حصہ جائیداد کو بڑھا دیں۔ مگر تحریک جدید میں حصہ نہ لیں۔ تو گو انہوں نے پہلی تحریکوں میں زیادہ حصہ لیا ہوگا مگر ان کے اندر نیکی میں ترقی کرنے کی وہ روح پیدا نہیں ہوگی۔ جو اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ایک نئی مد میں نئی تحریک کے ماتحت قربانی پیش کر رہے ہیں۔ پس مختلف تحریکات کا ہونا جماعت کی روحانی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر صرف چندہ عام جماعت سے وصول کیا جاتا۔ تو اس کے دل میں وہ روحانیت پیدا نہ ہوتی۔ جو چندہ عام اور وصیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر صرف چندہ عام اور وصیت کی مدات ہوتیں تو ان دونو کے نتیجہ میں بھی وہ روحانیت پیدا نہ ہو سکتی۔ جو چندہ عام چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گویا ہر نئی تحریک مومنوں کے دلوں میں ایک نیا ایمان پیدا کر دیتی ہے۔

میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم دیوانگی کے طور پر اپنے چندوں کو بڑھاتے چلے جائیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ سکیمیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی روحانی ترقی کے لئے جاری فرمائی تھیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان کو جاری رکھیں تاکہ نیکی کے موجبات اور اس کے محرکات ہر وقت ہمارے سامنے رہیں اور وہ نئی سے نئی شکل سے ہمارے سامنے آتے رہیں۔ کسی وقت وہ چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ کسی وقت چندہ عام کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں کسی وقت وصیت کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ اور کسی وقت عید فنڈ کی صورت میں ہمارے سامنے ہوں۔ حالانکہ اگر ہم سب چندوں کو اکٹھا کر دیں تو جیسا کہ ابھی بعض دوستوں نے بیان کیا ہے۔ صرف اتنا کرنا پڑے گا۔ کہ چندہ عام کی شرح بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے مثلاً چھ پیسے فی روپیہ مقرر کر دینی پڑے گی۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ خواہ ہم چھ پیسے شرح مقرر کر دیں۔ جماعت کے اندر اس طرح نیکی کی وہ تحریک پیدا نہیں ہوگی۔ جو ان مدات کو الگ الگ رکھنے کی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کو بھی دیکھ لو۔ کس طرح وہ بار بار مختلف شکلوں میں نیکی کی تحریک کرتا ہے۔ مثلاً صبح کی نماز ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں کہا۔ کہ تم صبح چار رکعت پڑھ لیا کرو۔ بلکہ حکم دیا تو یہ کہ دو سنتیں پڑھو۔ اور دو فرض ادا کرو اس طرح بھی رکعتیں تو چار ہی رہتی ہیں۔ مگر چونکہ دو دو رکعتیں الگ الگ پڑھی جاتی ہیں۔ اسلئے ایک نماز کے ختم ہونے پر انسان کہتا ہے۔ آؤ اب میں دوسری نماز بھی پڑھ لوں۔ اور اس طرح اس کے دل میں نیکی کی اور خواہش پیدا ہوتی ہے۔ یا مثلاً ظہر کے پہلے اور پیچھے چار چار سنتیں اور درمیان میں چار فرض ہیں اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں یہ کہدیا جاتا کہ ظہر کے وقت ۱۲ رکعتیں نماز اکٹھی پڑھ لیا کرو تو بظاہر اس میں کوئی جرم نہ تھا۔ اب بھی ہم بارہ رکعت پڑھتے ہیں اور اس صورت میں بھی ہمیں بارہ رکعت نماز ہی پڑھنی پڑھتی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس طرح ہمیں حکم نہیں دیا۔ بلکہ چار چار الگ الگ رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ رکعتوں کے مختلف حصے کر کے انسانی دماغ میں ایک ترتیب پیدا کی جاتی ہے اور اس کے دل پر طبعی طور پر یہ اثر ہوتا ہے کہ اب میں ایک اور نیکی کا کام کرنے لگا ہوں۔ حالانکہ بات وہی ہوتی ہے۔ وقت اتنا ہی خرچ ہوتا ہے مگر ہمیں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے اندر یہ تحریک پیدا ہوتی ہے کہ ایک نیکی کا کام تو ختم ہوا۔ آؤ اب دوسرا نیکی کا کام کریں۔ (باقی ص۶ پر)

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

گنج مغلپورہ

مورخہ ۲۴/۸/۶۱ء بعد نماز مغرب سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم حافظ محمد رمضان صاحب مولانا شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ متعینہ لاہور مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ افریقہ۔ قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی اور ملک رحمان اللہ صاحب نے علی الترتیب اپنی تقاریر میں نہایت احسن پیرایہ میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ دوران جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نعتیہ نظمیں سنا کر احباب کو محظوظ کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی جو صدر اجلاس قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ نے کرائی۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے تشریف لائے تھے۔ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے اس موقعہ پر بہت ہی محنت سے انتظامات کئے۔ (عبد الحکیم صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور)

سرگودھا

یہاں پر جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۴/۸/۶۱ء کو آٹھ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل آف مجوکہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ضلع نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع پر احسانات کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

سیالکوٹ

مورخہ ۲۴/۸/۶۱ء بروز جمعرات مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں زیر صدارت مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم سید امجد علی شاہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ذکر الٰہی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ مکرم حمید اسلم صاحب ایل ایل بی قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور جناب مربی ضلع سیالکوٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فضائل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا احسان صنف نازک پر۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع نے مختصر سی تقریر کے بعد دعا فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

( )

منٹگمری

جماعت احمدیہ منٹگمری نے میلاد النبی کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ دو اجلاس ہوئے ۲۴ اگست کو مسجد احمدیہ میں چراغاں کیا گیا۔ اور بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم مولوی علی محمد صاحب مسلم۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب اور صدر جلسہ نے سیرۃ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔ رات کو ایک جلسہ سیرۃ کمیٹی کی طرف سے سٹیڈیم منٹگمری میں زیر صدارت جناب ڈی سی صاحب بہادر منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے نظم ع

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

دوسرا اجلاس ۲۵ اگست کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم امیر صاحب منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی منادی شہر میں کرا دی گئی تھی۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ پہلی تقریر مولانا ابو العطاء صاحب کی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور آپ کی تعلیم کی کاملیت اور تاریخی طور پر محفوظ زندگی پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ احباب نے آپ کی تقریر کو نہایت توجہ سے سنا۔

آپ کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان بیان کرتے ہوئے زندگی کے بعض واقعات پیش کئے۔

اس جلسہ میں ارد گرد کی احمدی جماعتوں سے کافی احباب آئے ہوئے تھے۔ جلسہ رات کے ۱۱ بجے بعد دعا بخیر و خوبی ختم ہوا مہمانوں اور دیگر انتظامات میں مکرم ماسٹر عبد الحق صاحب ناصر نے نمایاں کام کیا۔

(محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

سالانہ اجتماع - سالانہ اجتماع کے ایام خدا تعالےٰ کے فضل سے قریب آ رہے ہیں۔ امید ہے کہ مجالس اس سلسلہ میں پوری طرح تیاری کر رہی ہوں گی۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس سلسلہ میں تفصیلات کی یاددہانی مجالس کو چند یوم تک بھجوا دی جائے گی۔ قائدین اضلاع و علاقہ جات سے گذارش ہے کہ وہ خصوصیت سے اس طرف توجہ فرمائیں اور کوشش کریں کہ ان کے ضلع یا علاقہ کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے۔ جس کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں شامل نہ ہوا ہو۔

تربیتی کلاس :- مرکزی تربیتی کلاس بھی ۵ سے ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک مرکز میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کی اہمیت آپ حضرات پر واضح ہے۔ اضلاع و علاقہ جات کے قائدین سے خصوصیت سے درخواست ہے۔ کہ وہ پوری کوشش کر کے اس کلاس کو کامیاب بنائیں۔

انتخابات :- خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخابات ۱۵ ستمبر سے یکم اکتوبر تک مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ نئے منتخب شدہ قائدین و زعماء مقامی یکم نومبر سے اپنا کام شروع کریں گے۔ یہ انتخابات آئندہ دو سال کے ہوں گے

بعض مجالس میں اب بھی نئے انتخابات ہو رہے ہیں۔ یہ امر واضح رہے کہ موجودہ عہدیداران کی مدت ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ختم ہو جائے گی۔ اور یکم نومبر سے نئے عہدیداران کام شروع کر دیں گے۔ پس جن مجالس میں ڈیڑھ دو ماہ قبل انتخاب ہوئے ہیں۔ انہیں بھی آئندہ سال کے لئے دوبارہ نیا انتخاب کرانا ضروری ہے۔ یہ خیال کر لینا کہ ابھی تو حال ہی میں انتخاب ہوا ہے۔ اسلئے دوبارہ انتخاب کرانے کی ضرورت نہیں۔ درست نہ ہوگا قواعد کی پابندی بہر حال ضروری اور مقدم ہے۔

حیدرآباد ڈویژن :- حیدرآباد ڈویژن کی مجالس خدام الاحمدیہ کا اجتماع ۲۶-۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو محمد آباد اسٹیٹ میں ہوا۔ باوجود ان ایام میں تیز بارش کے اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ نماز تہجد کی ادائیگی قرآن کریم اور حدیث کے درس۔ خدام اور اطفال کے مختلف قسم کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ مکرم میر نور احمد صاحب تالپر قائد علاقائی نے اسے کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی۔ اس طرح مکرم چوہدری غلام احمد صاحب عطاء، چوہدری صلاح الدین صاحب اور چوہدری غلام احمد صاحب کی انتھک مساعی بھی قابل شکریہ ہیں۔ مقامی مربیان میں سے مکرم مولوی برکت اللہ محمود صاحب مولوی محمد عمر اور جناب محمد عمر صاحب درس کے علاوہ مختلف مواقع پر لیکچر دیتے رہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کی مساعی قبول فرمائے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے

نئے دستور اساسی میں بعض اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ چونکہ نئے انتخابات قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے انتخابات سے متعلق تبدیلیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مجالس اس کے مطابق عمل کریں

۱- ہر مجلس کا سربراہ قائد کہلاتا تھا۔ اس میں یہ تبدیلی کر دی گئی ہے کہ اب جس مجلس کے اراکین کی تعداد ۵۰ یا اس سے زائد ہوگی۔ وہاں قائد ہوگا۔ اور جہاں تعداد اراکین ۵۰ سے کم ہوگی۔ وہاں سربراہ قائد کی بجائے زعیم مقامی کہلائے گا۔

زعیم حلقہ کی پوزیشن وہی ہے۔ یعنی جو قیادت مختلف حلقہ جات میں منقسم ہوگی۔ وہاں ہر حلقہ کا عہدیدار اعلیٰ زعیم حلقہ کہلائے گا۔

۲- قائد مقامی اور زعیم مقامی کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور کوئی خادم متواتر دو مرتبہ سے زیادہ کسی ایک ہی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔ لیکن زعیم حلقہ کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوگا۔ مگر کوئی خادم متواتر چار مرتبہ سے زیادہ ایک ہی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔ پانچویں سال تبدیلی لازمی ہوگی۔

جملہ مجالس اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں۔ آئندہ منظوری دیتے وقت مرکز سے قائد مقامی یا زعیم مقامی کی منظوری دی جائے گی۔ قائد مقامی اور زعیم مقامی کے مرتبہ اور فرائض و اختیارات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف نام مختلف ہیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے :- مکرم میاں عبد الرحمان صاحب (ملازم اٹک آئل کمپنی) جو کچھ عرصہ قبل چک بیلی خان ضلع کیمبل پور سے تبدیل ہو کر ڈھیسیاں ضلع جہلم چلے گئے تھے۔ نظارت ہذا کو ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ یہ اعلان خود پڑھیں تو نظارت بیت المال کو اطلاع دیکر ممنون فرمادیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نتیجہ امتحان کتاب پیغام صلح

(قسط نمبر ۲)

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء گرامی	ڈویژن
کراچی شہر	۸۸	سید مبارک احمد صاحب	تھرڈ ڈویژن
〃	۸۹	محمد عبد اللہ صاحب مہر	〃 〃
〃	۹۰	شیخ محمد یعقوب صاحب	سیکنڈ 〃
〃	۹۱	آفتاب احمد صاحب بسمل	〃 〃
〃	۹۲	عبد الحمید صاحب	〃 〃
〃	۹۳	خان محمد شفیع خانصاحب نجیب آبادی	〃 〃
〃	۹۴	پیر عبد الحی صاحب	〃 〃
〃	۹۵	میاں محمد یوسف صاحب	〃 〃
〃	۹۶	عبد العزیز صاحب	〃 〃
〃	۹۷	نذیر احمد صاحب احمدیہ ہال	〃 〃
〃	۹۸	شیخ خلیل الرحمن صاحب	〃 〃
〃	۹۹	سردار احمد صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۰۰	ملک عبد الرحمن خانصاحب	〃 〃
〃	۱۰۱	ملک نیاز احمد صاحب	سیکنڈ 〃
مارٹن روڈ	۱۰۲	عبد المجید صاحب	〃 〃
〃	۱۰۳	صدر الدین صاحب کھوکھر	〃 〃
حلقہ جنوبی	۱۰۴	ڈاکٹر جلال الدین صاحب	تھرڈ 〃
ناظم آباد شمالی	۱۰۵	حاجی عبد الکریم صاحب	سیکنڈ ڈویژن
جیکب آباد لائن	۱۰۶	میر امان اللہ خانصاحب	تھرڈ 〃
کنری	۱۰۷	محمد اسحٰق صاحب	فرسٹ 〃
〃	۱۰۸	ماسٹر فضل کریم صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۰۹	فضل الدین صاحب طارق	سیکنڈ 〃
〃	۱۱۰	عبد العزیز صاحب ممبر جماعت	〃 〃
〃	۱۱۱	غلام مرتضیٰ خانصاحب	〃 〃
سینٹورٹیم	۱۱۲	عبد الصادق صاحب جہلمی	〃 〃
راولپنڈی	۱۱۳	چوہدری عبد اللہ خانصاحب	فرسٹ 〃
〃	۱۱۴	قاضی محمد نذیر صاحب	سیکنڈ 〃
بھیرہ	۱۱۵	حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل	〃 〃
〃	۱۱۶	ایم عبد الحی صاحب	〃 〃
〃	۱۱۷	فضل الرحمن صاحب	〃 〃
〃	۱۱۸	محمد اسمٰعیل صاحب	تھرڈ 〃
سکھر	۱۱۹	قریشی عبد الرحمن صاحب	سیکنڈ 〃
〃	۱۲۰	صوفی محمد رفیع صاحب	〃 〃
〃	۱۲۱	راجہ فخر الدین صاحب	〃 〃
پشاور	۱۲۲	عبد المجید صاحب	فرسٹ 〃
〃	۱۲۳	عبد الکریم صاحب ورک	سیکنڈ 〃
〃	۱۲۴	خواجہ محمد شریف صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۲۵	محمد الطاف صاحب	سیکنڈ 〃
سمبڑیال	۱۲۶	ملک سراج الدین صاحب	〃 〃
〃	۱۲۷	محمد امین صاحب	〃 〃
سیالکوٹ	۱۲۸	چوہدری اللہ دتا صاحب	〃 〃
〃	۱۲۹	محمد ابراہیم صاحب	〃 〃
〃	۱۳۰	مستری محمد صادق صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۳۱	محمد اقبال صاحب	سیکنڈ 〃
〃	۱۳۲	نعیم احمد صاحب صدیقی	〃 〃
〃	۱۳۳	غلام احمد صاحب	〃 〃
سرگودھا	۱۳۴	ملک قادم حسین صاحب	سیکنڈ ڈویژن
〃	۱۳۵	مرزا نثار احمد صاحب	〃 〃
〃	۱۳۶	شیخ شریف احمد صاحب فاروق	〃 〃
〃	۱۳۷	محمد شفیع صاحب سلیم	〃 〃
خوشاب	۱۳۸	حافظ عبد الکریم صاحب	تھرڈ 〃
گھوگھیاٹ	۱۳۹	ملک غلام حسین صاحب	〃 〃
〃	۱۴۰	ملک محمد احمد صاحب	سیکنڈ 〃
محمد آباد اسٹیٹ	۱۴۱	ایم اللہ دتا صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۴۲	محمد عبد اللہ صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۴۳	منشی ثناء اللہ صاحب	〃 〃
〃	۱۴۴	بشیر احمد صاحب	〃 〃
〃	۱۴۵	منشی سلطان احمد صاحب	سیکنڈ 〃
〃	۱۴۶	عبد الرحمن صاحب	تھرڈ 〃
شیخوپورہ	۱۴۷	مرزا جان عالم بیگ صاحب	〃 〃
بشیر آباد فارم	۱۴۸	پیر محمد صاحب اکاؤنٹنٹ	سیکنڈ 〃
〃	۱۴۹	چوہدری محمد موسیٰ صاحب	〃 〃
〃	۱۵۰	محمد عبد اللہ صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۵۱	فضل احمد صاحب	سیکنڈ 〃
منڈی بہاؤ الدین	۱۵۲	پیرزادہ محمد اکبر صاحب سقراط	〃 〃
جہلم شہر	۱۵۳	حکیم عبد اللہ صاحب	〃 〃
〃	۱۵۴	عبد الکریم صاحب	تھرڈ 〃
〃	۱۵۵	سید زمان شاہ 〃	سیکنڈ 〃
〃	۱۵۶	حوالدار محمد ابراہیم 〃	〃 〃
〃	۱۵۷	محمد حسین خان 〃	〃 〃
کوئٹہ	۱۵۸	میاں دین محمد 〃	〃 〃
کوئٹہ	۱۵۹	صوبیدار میجر عبد الرحمان صاحب	〃 〃
〃	۱۶۰	فیض الحق خان صاحب 〃	
〃	۱۶۱	صوبیدار محمد شفیع 〃	〃 〃
〃	۱۶۲	محمد عبد الحق صاحب جنجوعہ 〃	〃 〃
〃	۱۶۳	عبد الرؤف خانصاحب	〃 〃
〃	۱۶۴	محمد نصیب صاحب عارف	فرسٹ
〃	۱۶۵	صوبیدار نور الدین صاحب	سیکنڈ 〃
〃	۱۶۶	نور محمد صاحب احمدی	〃 〃
〃	۱۶۷	غلام مصطفےٰ صادق	〃 〃
〃	۱۶۸	ملک غلام حسین صاحب	〃 〃
〃	۱۶۹	قاضی شریف الدین صاحب	〃 〃
〃	۱۷۰	عبد اللطیف مہر	تھرڈ 〃
〃	۱۷۱	محمد عیسےٰ خان صاحب	سیکنڈ 〃
〃	۱۷۲	انصار الحق 〃	تھرڈ 〃
〃	۱۷۳	مرزا محمد صادق صاحب	〃 〃
〃	۱۷۴	سید عبد الرشید صاحب	سیکنڈ 〃
دار البرکات ربوہ	۱۷۵	چوہدری عبد الرحمان خان صاحب	فرسٹ 〃

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بچے عزیز سید طیب احمد بخاری نے امسال ۱۰.S.C سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید دینی و دنیاوی کامیابی عطا فرمائے۔ عائشہ بیگم اہلیہ سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب مرحوم ــ ان کی طرف سے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے۔

۲۔ محترمہ محمودہ سلطانہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد محسن صاحب لائلپور کا بھتیجا شیخ عبد السمیع صاحب کار کے حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے۔ میو ہسپتال میں زیر علاج ہے اسی طرح بیگم صاحبہ کا بھانجہ قمر صاحب بھی بیمار ہے۔

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان دونوں کو کامل شفا بخشے۔ آمین۔

شیخ عبد العزیز
لائل پور

دعائے نعم البدل

خاکسار کا پوتا مرزا حبیب احمد وحید ابن مرزا حمید احمد جس کی عمر ۲¾ ماہ تھی۔ معدہ و انتڑیاں وغیرہ کے عارضہ سے مورخہ ۲۴ کو عرصہ ۱½ ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم ہم سب کو اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (مرزا نذیر علی سابق کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

مسٹر بھٹو شاہ نیپال کے وزیر مہمانداری ہوں گے

کراچی ۸ ستمبر۔ ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو شاہ نیپال کے دورہ پاکستان کے دوران معزز مہمان کا وزیر مہمانداری مقرر کیا گیا ہے۔ شاہ مہندرا ۱۰ ستمبر کو پاکستان کے چھ روزہ دورے پر کراچی پہنچ رہے ہیں۔

لیڈر
(بقیہ صہ ۲)

اصولوں پر عمل پیرا ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ہم دوسرے مسلمان زعما سے جنہوں نے سیاست میں حصہ لیا اسی طرح کا اصلاحی کردار کا سبق سیکھ سکتے ہیں۔ خواہ سیاست کا کام ہو یا دستکاری کا کوئی کام ہو اسلام چاہتا ہے کہ ہر کام میں اسلام کو پیش نظر اور تقویٰ کے اصول کو نگاہ رکھا جائے۔ اس طرح دنیا کا ہر کام دین کا کام بن جاتا ہے لہذا صدق جدید کا یہ کہنا درست ہے کہ آج کل مسلمانوں کا اکابر اسلام کو صرف دنیوی آزادی وغیرہ کے متعلق کارناموں کے آئینہ میں دیکھنا ایک رواج ہو گیا ہے اور یہ دیکھنا وہ بھول گئے ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ کی رضا جوئی یا جنت کی تمنا کے لئے بھی کچھ کام کیا ہے۔

درخواست دعا

(از مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ)

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری نثار احمد صاحب ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں چند دنوں سے تکلیف بہت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے انہیں جہلم سول ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے جہاں وہ میجر ڈاکٹر عبد الحق صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے زیر علاج ہیں بزرگان سلسلہ۔ درویش بھائیوں اور احباب سے ان کی صحت کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار ظہور احمد (آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ) حال جہلم

(صفحہ اول سے آگے)

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے بتایا کہ پاکستان دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات منقطع ہو جانے کے باوجود ۱۹۵۸ء کے معاہدے کے مطابق افغانستان کو پاکستان سے مال گزارنے کی سہولتیں جاری رکھے گا، آپ نے کہا ہم اپنے کسی وعدہ سے پھرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اور معاہدے کے تحت تمام ذمہ داریاں پوری کریں گے آپ نے کہا کہ اگر افغانستان کوئی ایسا اقدام کرتا ہے جس سے اس کے لئے پاکستان سے مال گزارنے اور دیگر تجارتی معاملات میں کچھ دشواریاں پیدا ہوتی ہوں تو یہ الگ بات ہے مثلاً یہ کہ افغانستان۔ پاکستان سے سفارتی تعلقات کی عدم موجودگی میں کسی اور ملک کو اپنے ملک میں پاکستان کے مفادات کی نگہداشت کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرتا ہے تو اسے ۱۹۵۸ء کے معاہدے پر عملدرآمد کی راہ میں مزاحمت خیال کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی صورت میں ممکن ہے افغانستان کے تاجروں اور دیگر اداروں کو پاکستان میں سے مال گزارنے کے اجازت نامے جاری نہ کئے جائیں، مسٹر منظور قادر نے کہا کہ ۱۹۵۸ء کا معاہدہ جس کے تحت دونوں ملکوں کو تجارتی مال گزارنے کی سہولتیں اور بعض دیگر مراعات دی گئی تھیں فی الواقع افغانستان کے لئے زیادہ سود مند

ٹینڈر نوٹس

نمبر ۷۰۔۷/ ڈبلیو ۲۔ III مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۱ء

۱۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان کو تھرو ریٹس (THROUGH RATES) پر کرایہ کی بنیاد پر چار موٹر ٹرکوں کی سپلائی کے لئے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر ۱۱ ستمبر ۱۹۶۱ء کو دن کے بارہ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں۔ انہیں اسی روز دن کے سوا بارہ بجے کھولا جائے گا۔ یہ ٹرک خانیوال اور چیچہ وطنی کے درمیان ریلوے کا سامان مثلاً تختے۔ پانی۔ ریلوے سٹاف اور دوسرے سامان کی حمل و نقل کے لئے جس کا وزن ٹرکوں کی بوجھ اٹھانے کی مقررہ حد کے اندر ہوگا یکم اکتوبر ۱۹۶۱ء یا کسی بعد کی تاریخ سے چھ ماہ تک استعمال کئے جائیں گے۔ ٹرکوں کی وزن اٹھانے کی طاقت (LOADING CAPACITY) تین ٹن سے کسی صورت میں کم نہ ہونی چاہیئے!

۲۔ ٹنڈر لازماً مقررہ فارموں پر بھیجے جائیں جو زیر دستخطی کے دفتر سے ۱۱ ستمبر ۶۱ء کو دن کے دس بجے تک منظور شدہ ٹھیکیداروں سے ایک روپیہ فی فارم اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں سے چار روپے فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔

۳۔ غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کو اپنی مالی حالت اور سابقہ تجربہ کے سرٹیفکیٹ بھی اپنے ٹنڈروں کے ہمراہ منسلک کرنے چاہئیں ورنہ ان کے ٹنڈروں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۴۔ مفصل کوائف و شرائط درخواست دے کر زیر دستخطی کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق (بقیہ صہ ۵)

دوسرا ختم ہوتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں آؤ اب ہم تیسرا نیکی کا کام شروع کر دیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو جو تحریکات مختلف اوقات میں فرمائی ہیں اگر ہم ان تمام شقوں کو قائم رکھ سکیں اور یقیناً ہمیں قائم رکھنی چاہئیں تو اس کا ایک مزید فائدہ یہ ہوگا کہ یہ مختلف تحریکات ہمارے قلب پر بار بار نیکی کا احساس پیدا کرتی رہیں گی۔ پس جہاں تک میری ذاتی رائے کا سوال ہے اور جہاں تک نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کا سوال ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو نیکی اور تقویٰ کے حصول کے خواہش مند ہوں۔ یہ مختلف مدات قائم رکھنی ضروری ہیں۔ لیکن پھر بھی اگر محکمہ کو اس بارہ میں مشکلات ہوں یا سلسلہ کی ترقی کی کوئی بہتر صورت پیدا کی جا سکتی ہو تو اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مجنون نہیں بنایا۔ بلکہ مخلص عقلمند بنایا ہے اور مخلص عقلمند کا یہ کام ہوتا ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ کسی خاص طریق پر کام کرنے کے نتیجہ میں نقص پیدا ہو رہا ہے تو وہ اسے ترک کر دیتا ہے اور درحقیقت دنیا میں ایسے ہی لوگ کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ نہ خالص مجتہد دنیا میں کام کر سکتا ہے اور نہ خالص متبع کام کر سکتا ہے۔ دنیا میں حقیقی کام عاشق مجتہد کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ عشق اسے اجتہاد سے روکتا رہتا ہے اور عقل اسے عشق کو بے قابو نہیں ہونے دیتی۔ اور یہی مومن کا کام ہے کہ وہ عاشق بھی بنے اور مجتہد بھی بنے۔ نہ عشق کو بے قابو ہونے دے اور نہ عقل کو شریعت پر حاکم بننے دے۔ یہی طریقہ ہے جس پر چل کر پہلی جماعتیں کامیاب ہوئیں۔ اور یہی طریقہ ہے جس پر چل کر ہم فلاح حاصل کر سکتے ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صہ ۹۶-۱۰۰)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴